تفسير احمد

سُورَةُ القَدْرِ

Ketabton.com

جزء - 30

سوره «القدر» کا تفسیر و ترجمه

تصنیف: امین الدین « سعيدي - سعيد افغانى»

(c) ketabton.com: The Digital Library

بسم الله الرحمن الرحيم

سورة القدر

جزء (30)

سوره قدر مکہ میں نازل ہوئی اس کی "۵" آیتیں ہیں

وجه تسمیه :

اس سورت کا نام شب قدر کے نام پر رکھا گیا جس میں قرآن نازل هوا، "قدر" کا مطلب عزت اور عظمت ہے ، جیساکه الله تعالی اس سورت کے شروع میں فرماتے هیں : "اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ" -

اس سورت نے سوره عبس کے بعدشرف نزول پایا ، اس سورت کے مندرجه ذیل نام هیں:

1 - القدر -

2 - لیلة القدر -

3 - "اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ" -

اس سورت کے مکی یا مدنی هونے کے بارے میں علماء کا اختلاف هے، مفسر ابوحبان کا "البحرالمحیط" میں دعوی هے که اکثر علماء کے نزدیک یه سوره مدنی سورتوں میں سے هے،علی بن احمد الواحدی اپنی تفسیر میں لکهتے هیں که مدینه میں نازل هونے والی یه پهلی سورت هے، اس کے برعکس ما وردی فرماتے هیں که: یه سورت اکثر علماء کے نزدیک مکی هے، امام السیوطی نے"الاتقان" میں بهی یهی لکهاهے ، ابن مردویه نےابن عباس، ابن زبیر اور عائشه سے یهی قول نقل کیاهے که یه سوره مکه میں نازل هوئی هے ، سوره کے معنی اور مشتملات سے محسوس هوتاهے که یه سورت مکه میں نازل هوئی هوگی۔

سوره قدر کا موضوع

اس مبارک سوره میں قرآن مجید کے نزول کا آغاز اور دوسرے دنوں اور مہینوں پر شب قدر کی فضیلت اور برتری بیان کی گئی هے، شب قدر جس میں مقدس الهامات کی خوشبوئیں اور خدا کے جلال کی روشنیاں پهیلی هوتی هیں، اور الله تعالی ان کو نزول قرآن کی حرمت سے اهل ایمان کو عطا فرماتاهے، اور آسمان سے طلوع فجر تک پاک طبیعت فرشتوں کے نزول کا ذکر کرتاهے، پس کیاهی عظیم رات هے شب قدر، جو الله کے نزدیک هزارمهینوں سے بهتر هے -

اس سورت میں اصل بحث کا موضوع جیساکه هم نے اوپر ذکرکیاهے وه قرآن کریم کی عظمت هے، قرآن کریم کی شان وعظمت کا اندازه اس بات سے لگایا

(c) ketabton.com: The Digital Library

جاسکتاھے کہ اس کےنزول کی رات کو "شب قدر" کھاجاتاھے، قدر کی رات، اھمیت کی رات، ایک ایسی رات جو خود قابل قدر ھے، ھزار راتوں سے بھتر، ایک انسان کی زندگی سے بھتر، انسان کی قسمت نوکا تعین کرنی والی رات ، یہ رات قوموں کی تقدیر لکھنے والی رات۔

جس نے اس رات کی قدر کی اور اس رات میں شامل خدا کی اس عظیم نعمت کی وقعت رکھی، اس کی حفاظت کی اور اس کا شکر ادا کیا تو اس نے عزت وعظمت حاصل کی، اور جس نے بھی اس "شب قدر" کی عظمت پر توجہ نھیں دی ، اس نے اس نعمت کو نہ پھچانا کہ آج کی رات اس کی زندگی میں آئی ھے، مگر اس کو اھمیت نھیں دی، تو وہ شخص ذلیل اور عذاب الٰھی کا سامنا کرے گا۔

سورہ "القدر" کی آیات، الفاظ اورحروف کی تعداد

سورہ قدر کی آیات مختصر اور موزون ھیں، اس سورت کا ایک (1)رکوع ، پانچ (5) آیتیں، اکتیس (31) الفاظ ، ایک سو پندرہ (115) حروف اور اونچاس (49) نقطے ھیں۔

(یادر ہے کہ سورتوں کے حروف کی تعداد میں علماء کے اقوال مختلف ہیں، اس کی تفصیل کے لیے سورہ "طور" تفسیر احمد کی طرف رجوع کریں)

سورة القدر اور سورة العلق کے درمیان ربط و مناسبت

سورة العلق میں اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ اپنے رب کے نام سے قرآن پڑھیں اورسیکھیں، اس سورت میں اللہ تعالی نے اس کے نزول کا آغاز بیان کیاھے، جو کہ شبِ قدر رمضان کی سب سے قیمتی اور باعزت رات ھے۔

سور قدر کی فضیلت

سورہ قدر کے مشتملات اور فضیلت جیساکہ اس سورت کے نام سے واضح ھے پھلے مرحلے میں شب قدر میں قرآن عظیم کا نزول بیان کیاگیاھے ، اور پھر شب قدر کی اھمیت ، اس کی برکات اور اثرات بیان کی گئی ھیں، شب قدر میں قرآن عظیم کا نزول، شب قدر وھی رات ھے جس میں انسانوں کی سال بھر کی تقدیر اور قسمت کا تعین ھوتاھے، یہ ایک اور دلیل ھے قرآن کے آسمانی کتاب ہونے پر۔

شب قدر کی فضیلت

"شب قدر" وہ رات ھے جس میں قرآن عظیم پیغمبر اسلام پر نازل ھوا اور اس رات میں عبادت کی فضیلت تمام راتوں سے زیادہ ھے، اس رات میں انسان کی ایک سال کی تقدیر کا تعین ھوتاھے ، ایسی رات میں سب سے زیادہ نیک اعمال میں سے ایک "احیاء" ھے، جس کا مطلب ھے صبح تک ایک رات جا گنا، لھذا انسان کے لیے مناسب ھے کہ ایسی رات میں اپنے بُرے اعمال کے

(c) ketabton.com: The Digital Library

لیے استغفار کرے، کیونکه یه توبه کی رات هے، اور اس میں الله تعالی اپنے بندوں پر خصوصی کرم فرماتے ہیں، (لسان العرب) ۔

قرآن کے تدریجی نزول کی حکمت

الله تعالی نے امت محمدیه کو عزت اورعظمت سے نوازا ، اپنا آخری پیغام، بیش قیمت کتاب جو که ایک معجزه هے، اس امت پر نازل فرمائی تاکه وه ان کے لیے دستورحیات بنے ، ان کی مشکلات کا حل بنے، اس امت کی جسمانی اور روحانی امراض کا علاج اور شفا هو ، اس امت کے لیے عزت وعظمت اور کامیابی اور سربلندی کی علامت بنے، اس کا نزول ان کے لیے وجه صد افتخار هو (جتنی یه کتاب محترم اوربا عظمت هے) اسی طرح جس هستی پر اتاری گئی وه بهی زمین وآسمان میں سب سے برگزیده اور معزز ترین هستی هے ، یعنی جناب محمد بن عبدالله صلی الله علیه وسلم ، یه کتاب ان کی طرف منسوب کی گئی، اس قرآن کے نزول سے آسمانی رسالت کا سلسله تکمیل کو پهنچ گیا، اس کے نور کی کرنیں کائنات میں چار سو پهیل گئیں، پورا جهاں اس نور تاباں سے جگمگا اٹها، اس هدایت الٰهی نے انسانوں کو تهام لیا، ان کو سهارا دیا، اس قرآن کا نزول جس هستی کے توسط اور ذریعه سے هواهے، وه آسمانوں میں امین ، دیانتدار جانی جاتی هے ، یعنی جبریل علیه السلام ، انهوں نے یه قرآن آپؐ کے قلب اطهرپر بتدریج نازل کیا ۔ (شعراء : 193 تا 195). (درآمدی برعلوم قرآن صفحه : 55 و تفسیر فرقان)۔

قرآن کے بتدریج نزول کا فلسفه

قرآن عظیم کے تدریجی نزول میں بڑی حکمت اور بهت سے راز هیں، جن سے اهل علم واقف هیں، ان میں سے چند راز اور حکمتیں یه هیں:

1 - مشرکین کے ظلم وستم کے مقابلے میں پیغمبرؐ کے دل کو مضبوط رکهنا۔
2 - وحی کے دوران نبی صلی الله علیه وسلم کے ساته حسن سلوک ۔
3 - آسمانی احکام کی قانون سازی میں قدم بقدم آگے بڑهنا۔
4 - مسلمانوں کےلیے قرآن کریم کے حفظ اور سمجهنے کا آسان هونا۔
5 - واقعات اور حوادث کے ساته رهنا، اپنے وقت میں ان سے محتاط اور باخبررهنا، اور قرآن کے ذریعه رب کی بارگاه سے جڑے رهنا (جو ذات علیم اور حمید کی طرف سے نازل کیا گیاهے) ، (در آمدی برعلوم قرآن صفحه : 59 اور تفسیر فرقان)۔

سور ه قدر کا پیغام

1 - شب قدر انسان کے دماغ اور روح کی صحت اور خدا کی بارگاه میں سربلندی کی رات هے، "سَلٰمٌ۠۝هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ"۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

2 - شب قدر رحمت کی رات ھے، اس میں انسان توبه کے ذریعے خدا کے فضل کو اپنی طرف متوجه کرسکتے ھیں۔

3 - الله تعالی کی طرف سے معاملات کی تقدیر انسانوں کی خوشی اور بھلائی پر مبنی ھے ، الا یه که انسان خود اس کے علاوہ چاھیں " سَلٰمٌ۠ هِيَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ "۔

الفاظ اور اصطلاحات کی تشریح

"اَنۡزَلۡنَا" ھم نے اتارا، "القدر" طاقت ، بڑائی، شرف، وقار، قدر، اندازه اور مقدار۔

"مَآ اَدۡرٰىكَ " تم کیا جانتے ہو ، کس چیز نے تجھے با خبرکیا، تجھے خبر نھیں ھے (حاقه : 3، مرسلات: 14 ، انفطار : 16 اور 17)۔

"اَلۡفِ شَهۡرٍ" هزار مهینے "الروح" جبرئیل ، یا ھرچیزکی روح، رحمت ، "مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ" ھر کام کے لیے ، "سَلٰمٌ " درود، تحفه، سلامتی ، امن وامان، "مطلع" صبح سویرے ، صبح کی سفیدی۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورة القدر

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِۚ۱ ○ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِۭ۲ ○ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍۭ۳ ○ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍۙ۴ ○ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۵ ○

سورت کا ترجمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	شروع کرتاھوں الله کے نام سے جوبڑا مهربان نهایت رحم والاھے
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِۚ۱ ○	بلاشبه هم نے اسے (قرآن کو) قدر کی رات میں اتارا
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِۭ۲ ○	اور تمهیں کیا معلوم شب قدر کیاھے؟
لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍۭ۳ ○	قدر کی رات هزار مهینوں سے بهتر هے
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍۙ۴ ○	اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے هرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے هیں
سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۵ ○	وه رات فجر طلوع هونے تک سلامتی هے

سوره قدر کی تفسیر

اس سورت کی مبارک آیات میں قرآن کریم کے نزول کا آغاز اور شب قدر کی فضیلت کے بارے میں بحث کی گئی هے ۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِۚ۱ ○	بلاشبه هم نے اسے (قرآن کو) قدر کی رات میں اتارا

هم نے قرآن کو قیمتی اور اهمیت والی رات "لیلة القدر" میں نازل کیا هے ، قرآن کریم کے نزول کی وجه سے یه رات عبادت ، شرافت، بڑائی اور مقام ومرتبه میں هزار مهینوں سے بهتر قرار پائی هے۔

"اَنْزَلْنٰهُ" اکثر مفسرین کے فهم کے مطابق ضمیر "هٗ" انزلناه میں قرآن کی طرف لوٹتی هے، اور نزول قرآن کے آغاز کا اشاره هے، اسم ظاهر کے

(c) ketabton.com: The Digital Library

بجائے ضمیر "ہ" کا ذکر اس کی غیر معمولی شہرت اورمثال کی وجه سے ہے، اور اس کا مرجع سب کے ذهنوں میں هے ۔
خدا فرشتوں کے ذریعے اور ان کے وساطت سے دنیا کی معاملات کو انجام دیتاهے، اس لیے قرآن کریم کی اکثر آیات میں افعال اور ضمیر جو خدا سے متعلق هیں جمع کی صورت میں ذکر کیے گیے هیں، جیساکه سورت کے شروع میں هے که: "إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ" هم نے قرآن کو نازل کیا، بهت سےمفسرین کی رائے کے مطابق قرآن پاک دومرتبه نازل هوا، ایک مرتبه شب قدر میں یکجاهوکر جس کی طرف یه سوره اشاره کرتی هے، اور پهر بتدریج نبی صلی الله علیه وسلم کی تئیس ساله رسالت کے دوران، اس آسمانی کتاب کے نزول کے بارے میں قرآن کی تفسیریں دوطرح کی هیں، ان میں سے کچھ لفظ "أنزلنا" کے ساتھ جوکه "انزال" کی اصل سے هے، جس کا معنی ایک هی بار نزول کے هیں ، اور کچھ لفظ "نزّلنا" کے ساتھ جوتنزیل کی اصل سے آیاهے، جس کا مطلب هے "بتدریج نزول" ، ابن عباس کهتے هیں که : الله تعالی نے مکمل قرآن "لوح محفوظ" سے لے کر "دارالعزة" تک دنیا کے آسمان پر نازل فرمایا، اس کے بعد وقت کے تقاضوں کے مطابق تئیس سال میں رسول الله صلی الله علیه وسلم پر بتدریج نازل هوتارہا، (مختصر: 659/3 ، اور قرطبی : 130/19) ۔
تفسیر" جلوه های از اسرار قرآن " کے مصنف لکهتے هیں: قرآن کا نزول اور اتارنے کا مطلب الله کے پیغام کو اوپر سے نیچے بهیجنا بهی ہے، اور کلام الهی کے اعلی درجے کو انسانی فهم و ادراک کے درجے تک نیچے پهنچادینا بهی ہے، یعنی همارے عظیم رب اپنے اعلی کلام کی سطح اور درجے کو اس حدتک نیچے لایاکه زمین میں بسنے والے انسانوں کے لیے قابل فهم هوا۔
"لیلة القدر" عظیم اورقیمتی رات، یه اپنی اهمیت بڑهانے اور قسمت متعین کرنے کی رات هے، کیونکه قرآن کریم اسی میں نازل هوا، جوکه ہرلحاظ سے نور، رحمت، خیر، برکت، سلامتی اور سعادت هے۔

قدر:

1 - اس رات میں تقدیر یں فرشتوں کے سامنے واضح اور معین هوجاتی هیں۔
2 - اس رات کی قدر ومنزلت بهت زیاده هے، اوریه 83 سال کی عبادت کے برابر هے؛ لهذا شب قدر الله تعالی کے شکر بجالانے اور شکر گزاری کی رات هے ، کیونکه بشر کے لیے الله تعالی کی سب سے اهم نعمت قرآن کریم کا نزول هے، جو کہ اس رات میں ہو ایاد رکهنا چاهے که : ظرف اور مظروف کا مناسب هونا ضروری هے، بهترین کتاب بهترین رات میں بهترین انسان پر نازل هوئی۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِؕ○۲	اور تمهیں کیا معلوم شب قدر کیاهے؟

اور آپ کو کیا معلوم هوا که قدر کی رات کیا هے؟ یعنی: تجهے کیسے پته چلے
گا که کونسی رات شب قدر هے، (اورکتنی عظیم هے) یعنی کس چیزنے تمهیں اس کی قدر وعظمت سے آگاه کیا: (خازن : 4/ 275) .
سوال شب قدر کی عظمت اور اهمیت کا هے، یعنی: آپ نے شب قدر کی فضیلت اورشرف کے حتمی اور آخری درجے کو نهیں سمجها هے .
"مَآ اَدۡرٰىكَ" تم کیا سمجهتے هو؟ "مَآ اَدۡرٰىكَ" کی تعبیر اور اس موضوع کا مفهوم
یه بات هم پر واضح کردیتی هے که اس رات کا صحیح وقت اور عظمت رسول الله صلی الله علیه وسلم کو بهی معلوم نهیں تها، دوسروں کو کیا معلوم ! یه آیت مبارکه اس بابرکت رات کی اهمیت ، قدر اور فضیلت کی وجه بیان کرتی هے که : جو رمضان کے مهینے کے آخری عشره میں چهپی هوئی هے، اسے یقین قطعی سے کوئی نهیں جانتا، اهل علم کے نزدیک شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشره کی طاق راتوں میں چهپانے کی وجه یه هے که: الله تعالی نے اس کو پوشیده رکهاهے، تاکه بندوں کو زیاده عبادت کی ترغیب دی جائے اور وه اپنی عبادات کو ایک رات کےلیے مخصوص نه کریں، اور هرایک کےلیے ایمان کو مضبوط کرنے کا تربیتی نصاب بنے .

ملاحظه:

رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتیں (21 ، 23، 25، 29،27)
وه بهترین تحفے هیں جو الله تعالی نے اپنے بندوں کو عطا کیےهیں .
"لیلة القدر": قدرکی رات ، لفظ "قدر" قرآن عظیم میں کئ معنی میں استعمال هواهے:

الف: مقام اور مرتبه ، جیساکه فرماتاهے: وما قدروا الله حق قدره (انعام : 91)
(جیسا چاهیے تها، انهوں نے خدا کے مقام اور عظمت کوایسا نهیں پهچانا).

ب: تقدیر اور قسمت : جیساکه وه فرماتاهے: "جئت علی قدر یا موسی" (طه: 40)
(اے موسی! تم (خدا کی) تقدیر کے مطابق (اس مقدس مقام پر)آئے هو).

ج: تنگی اور مشکلات : جیساکه فرماتاهے "وَمَن قدر علیه رزقه" (طلاق: 7) (جس پر رزق روزی تنگ کردے).

ابتدائی دو معنی: لیلة القدر" کے لیے مناسب هیں، کیونکه شب قدر اهمیت والی رات هے ، تقدیر اور قسمت معین کرنے والی رات بهی هے.

(c) ketabton.com: The Digital Library

لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ۬ ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ؕ﴿۳﴾	قدر کی رات هزار مهینوں سے بهتر هے

"لیلة القدر" کی رات ان راتوں میں سے هے جو هزار مهینوں سے بهتر هے، "الف شهر" هزار مهینے ، یه بات قابل ذکر هے که "الف شهر" سے مراد تکثیر هے نه که تعین اور محدودیت ، اور یه که لیلة القدر کو هزار مهینوں سے بهتر قرار دیاگیاهے، ظاهرهے که ان هراز مهینوں میں هرسال لیلة القدر کی ایک رات هوتی هے، تو پهر یه کیسا حساب هے؟۔

مفسرین فرماتے هیں که هزار مهینے سے مراد وه مهینے هیں جن میں یه رات نه هو، اس لیے اس میں کوئی اشکال نهیں هے (کذا ذکره ابن کثیر عن مجاهد). مختلف ممالک اور شهروں میں مطالع کے فرق کے مطابق شب قدر بهی مختلف هیں، البته اس میں کوئی حرج نهیں ، کیونکه جهاں بهی شب قدر آتی هے، وهاں لیلة القدر کی برکتیں حاصل هوتی هیں، والله سبحانه وتعالی اعلم .

مفسرین نے کهاہے کہ: اس کا مطلب یه هے که شب قدر میں ایک نیکی ان هزار مهینوں کے عمل سے بهترهے ، جن مهینوں میں قدر کی رات نهیں ، تاریخی روایات میں آتا هے که:(پہلی امتوں میں سے ایک امت میں) ایک شخص نے هزار مهینه اسلحه اٹھائے الله تعالی کی راه میں جهاد کیا، آپ صلی الله علیه وسلم اور مسلمان متعجب هوئے اور حیرت میں پڑگئے، اور آپ صلی الله علیه وسلم نے اپنی امت کے لیے ایک تمناکی اور فرمایا: اے الله !میری امت کو مختصر ترین عمر اور بهت کم اعمال عطا کیے گئے ہیں تو پهر الله تعالی نے قدر کی رات عطاکی اور فرمایا: شب قدر آپؐ اور آپؐ کی امت کے لیے ان هزارمهینوں سے بهترهے جس میں اس شخص نے جهاد کیا، (اس قول کو ابن عباس اور مجاهدنےنقل کیاهے)۔

مجاهد نے کها: اس سے مراد نیک اعمال هیں، روزه رکهنا اور رات کی نماز هزار مهینوں سے افضل هیں (مختصر: 659/3)۔

"اَلۡفِ شَهۡرٍ" کے بارے میں ایک یاد دهانی : 83 سال اور 4 ماه

انسان کی مختصر زندگی کی وجه سے الله رب العزت نے اس امت پر یہ احسان کیاہے که اس رات میں عبادت کرنے سے همیں ایک لمبی عمر کی عبادت کرنے کا اجروثواب ملے گا، اس لیے کہ اتنی سی کم زندگی میں (۶۰- ۷۰- ۸۰) کی ہوتی ہے ، اس میں ۸۳ سال تک عبادت ممکن نہیں ہے، اس لیے الله نے ایک رات کی عبادت ۸۳ سال کے برابر قرار دیدی، اس کے علاوه لفظ "ألف" کو محدود کرنا بهی ضروری نهیں هے که اس کے معنی هزار هیں، بعض علماء اور محدثین نے اس کی مقدار هزارمهینے مقرر کی هے که ۸۰ سال سے چند سال اوپر هیں ، اور انهوں نے یه نتیجه اخذ کیا هے که یه نتائج زیاده مناسب نهیں هیں، اور آیات کے سیاق وسباق سے میل نهیں کهاتے، الله

(c) ketabton.com: The Digital Library

تعالی لیلۃ القدر کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ھیں :"لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ۬ خَيۡرٌ مِّنۡ أَلۡفِ شَهۡرٍ" قدر کی رات ہزارمهینوں سے بہتر ھے، لیکن حقیقت یه ھے که انهوں نے کہا که شب قدر ہزار مهینوں سے بہتر ھے، اس پر بحث ھے، کیونکه الله تعالی نے نهیں فرمایا: "العبادة فی لیلة القدر خیر من الف شهر" بلکه فرمایا:

"لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ۬ خَيۡرٌ مِّنۡ أَلۡفِ شَهۡرٍ" قدر کی رات خود ھی ہزارمهینوں سے بہتر ھے، اور یه ہزار تکثیر کے لیے ھے، یه ضروری نهیں ھے که ایک ہزار کا مطلب بالکل ایک ہزار ہو، اس طرح کی تشریحات اور تعبیرات قرآن کریم اورعربی زبان میں بهت زیاده استعمال هوئی هیں (کہ خاص عدد ذکر کرکے کثرت مراد ہوتی ہے) ۔

مختصر انسانی زندگی کا مفهوم

رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا:" أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ، وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ" (ترمذی: 355) اور (ابن ماجه: 4236)۔

"میری امت کی عمریں ۶۰ سے ۷۰ سال کی درمیان هوں گی، اور ان میں سے کچھ اس سے زیاده عمر پاتے هیں" چنانچہ خدا تعالی نے همیں لیلۃ القدر جیسے یه تحفے هماری مختصر زندگی کے وجه سے عطا کیے هیں ۔

ملاحظه:

جس نے شب قدر میں عشاء اور فجر کی نمازیں با جماعت ادا کیں، اس کو بھی اس رات کا ثواب ملے گا، اور جس نے جتنی زیاده عبادت کی اس کو اتناهی ثواب ملے گا، صحیح مسلم میں حضرت عثمانؓ کی روایت ھے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا که جس نے عشاء کی نماز با جماعت ادا کی اس نے آدھی رات کے قیام کرنے کا ثواب پایا، اور اگر فجر کی نماز جماعت سے پڑھی تو رات بھر کی شب بیداری کا ثواب پایا۔

تَنَزَّلُ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذۡنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمۡرٍ	اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے هرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے هیں

اس رات اپنے رب کے حکم سےفرشتے اور جبرئیل ، عبادت گزاروں اور شب بیداری میں عبادت کرنے والوں کے پاس آتے ہیں، هر اس کام کی انجام دهی کے لیے جس کا حکم الله نے دیا ھے۔

"تَنَزَّلُ " یکے بعد دیگرے اترے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

یه فعل به معنی ماضی بھی ھوسکتاھے، شیخ محمّد عبده عمَّ پاره کی تفسیر میں فرماتے ھیں: الرُّوح : جبرئیل، فرشتوں اور ان کے سردار جبریل کا نزول زمین کی طرف خیر کی دعااور استغفار طلب کرنے کے لیے ہوتاہے اور یہ عبادت کرنے والوں کے واسطے رات کو جاگتے ھیں، اور خود بھی عبادت کرتے ھیں، اور عظیم رب سے رحم اور بخشش مانگتے ھیں۔

"تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓـئِكَةُ وَالرُّوۡحُ" روح سے مراد، جبرئیل علیه السلام ھے، حضرت انس روایت کرتے ھیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: جب بھی شب قدر آتی ہے تو جبرئیل فرشتوں کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ زمین پر اترتے ھیں، الله تعالی کے تمام بندوں کے لیے چاھے مرد ھو یاعورت جو الله کے ذکریا نماز میں مشغول رھتے ا ن کے لیے وه رحمت کی دعا کرتے ھیں ۔

"بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ" الله تعالی کے حکم سے اس رات کو اترتے ھیں ، یعنی وه اپنی مرضی سے نهیں اتر تے، بلکه عظمت والے رب کے حکم سے آتے ھیں۔

"مِّنۡ كُلِّ اَمۡرٍ" هر اس چیز کے بارے میں جو اس سال تقدیر میں لکھی جائے گی ، اور هر حکم کا مفهوم وھی چیز ھے جسے سوره دخان آیت "5" میں (کام اور حکیمانه امر) کها گیاھے، اس رات فرشتے انسانوں کی تقدیر اور قسمت میں الله تعالی جو کچھ فرماتا اور حکم دیتاھے وه لکھتے ھیں ، انسان اس رات میں سچی عبادت اور دعا کرکے اپنی تقدیر بدل سکتے ھیں، ابن کثیر اپنی تفسیر میں آیت مبارکه کے جمله: "مِّنۡ كُلِّ اَمۡرٍ" کے بارے میں لکھتے ھیں حرفِ "من" یهاں به معنی "با" کے استعمال ھواھے، اسی طرح نحوی قواعد کے اعتبار سے حروف جاره ایک دوسرے کی جگه استعمال ھوتے ھیں ، اور "من" اور "با" دونوں حروف جاره ھیں، یعنی فرشتے سال میں رونُماھونے والے تمام تقدیر کو اپنے ساتھ لے کر زمین پر اترتے ھیں۔

بعض مفسرین جیسے مجاهد وغیره نے "مِّنۡ كُلِّ اَمۡرٍ" کو "سلام" سے متعلق جاناھے اور اس کا معنی یوں کیاہے که یه رات هرقسم کی برائی ، آفت اور بدی سے محفوظ ھے (تفسیر ابن کثیر)

سَلٰمٌ ۛ۟ هِىَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ	وه رات فجر طلوع ھونے تک سلامتی ھے

وه رات صحت وسلامتی ، رحمت اور رات کو جاگ کر گذارنے والے مؤمنوں پر فرشتوں کی طرف سے درود اور سلام کی رات ھے طلوع فجر تک، یه رات مکمل امن اور سکون کی ھے، شروع سے آخر تک برکت ھے، کوئی

(c) ketabton.com: The Digital Library

بُرائی، فتنه، ناخوشی اس کے پهلے لمحے سے طلوع صبح تک موجود نهیں هے ۔
"سلامٌ" درود وسلام ، یهاں فرشتوں کی دعا مراد هے جو وه مؤمنون کےلیےمغفرت اور رحمت کی دعا مانگتے هیں۔
سلامت : یعنی اس میں عبادت اور اطاعت ، هرچیزسے مؤمنوں کے لیے سلامتی اور امن وامان میں رهنے کا سبب هے، یا یه سالم کے معنی میں هے، یعنی ایسی رات هے جو سالم اور سلامتی سے وابسته هے ۔
شیخ قرطبی اپنی تفسیر میں لکھتے هیں: "سلام" اصل عبارت "هیَ سلامٌ" هے ، لفظ "هی" حذف هواهے، یعنی یه رات سلام اور سلامتی هی هے، سراسر خیر هے ، شرنام کی کوئی چیزاس سے نهیں هے (قرطبی)۔
بعض دوسرے مفسرین کهتے هیں: "تقدیری عبارت "سلام هو" هے، اور اسے "مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ" کی صفت بتاتے هیں، اس کا معنی یه هے که یه فرشتے هر اس امر کو لائیں گے جو خیر اور سلامتی والا هو، (مظهری)۔
مجاهد آیت کریمه کی تفسیر میں فرماتے هیں:" وه سلامتی والی رات هے که شیطان اس میں کوئی نقصان یا اذیت نهیں پهنچا سکتا"،شعبی کهتے هیں که:" سَلٰمٌ" سے مراد، فرشتوں کا شب قدر میں اهل مساجد پر سلام کرناہے، سورج کے غروب سے لے کر صبح طلوع هونے تک "، "هِیَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ" یعنی: لیلة القدر کی برکتیں رات کے کسی حصے کے ساتھ مخصوص نهیں هیں، بلکه رات کے شروع سے طلوع فجر تک جاری رهتی ہیں ۔
"مطلع" طلوع، ظاهر هونا، طلوع کا وقت، جب ظاهرهو، یه مصدر میمی یا اسم زمان هے۔

یاد دهانی

شب قدر مختلف مناطق میں ایک هی هے، کیونکه رات وهی نصف کره زمین کا سایه هے، جو که دوسرے نصف کره پر پڑا هے ، اور یه سایه زمین کی گردش کے ساتھ حرکت کرتاهے، اس کی مکمل گردش ایک بار چوبیس گھنٹوں میں پوری هوتی ہے، یه دورانیه دهیرے دهیرے کرۂ ارض کے تمام حصوں پر چهاجاتاهے ، یه کرۂ ارض کی مکمل رات هے، اور قدر کی رات وه هے که جو چند گھنٹے پهلے اوربعد کے فرق سے تمام اهل زمین کی مهمان بنتی هے۔

اس مهینے میں شیطان کے قید هونے کے بارے میں علماء کی آراء

عام طور پر اس سلسلے میں علماء کے نظریات کا خلاصه درج ذیل تین آراء

(c) ketabton.com: The Digital Library

میں نہیں کیاجاسکتاھے:

1 - رمضان سے پہلے شیطان انسان کو گناھوں میں اس حد تک مبتلا کردیتاھے که اس کا اثر اس شخص پر رمضان کے آخر تک رھتاھے، رمضان سے پہلے والے گناھوں کی وجه سے وہ رمضان میں اطاعت اور عبادت نہیں کرسکتا، اس بنیاد پر شیاطین رمضان میں قید ھوتے ھیں، لیکن انسان رمضان سے پہلے والے گناھوں کے اثرات کی وجه سے اچھے انداز سے الله کی عبادت کرنے سے محروم جاتاھے۔

2 - شیاطین کا سربراہ جیل میں ہوتاھے، جبکہ اس کے چیلے آزاد اور متحرک ہوتے ھیں ۔

3 - لیلة القدر میں کوئی بھی شیطان آزاد نہیں ھوتا، ھرایک قید او رزنجیر میں بندہوتا ھے، اس رات میں انسان ھر برائی سے محفوظ رھتاھے، کیونکه وہ تمام رات سلامتی ھے، غروب آفتاب سے طلوع فجر تک، وہ رات فرشتوں کے نزول کی رات ھے، پس تمام رات محفوظ اور سلامتی ھے ھربری چیز سے۔

شأن نزول

ابن ابی حاتم نے مجاھد کی سند سے (مرسل) روایت کیاہے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے بنی اسرائیل کے جھاد کی حالت کا ذکر فرمایاکه وہ مسلسل ایک ھزار مھینے تک جھاد میں مشغول رھتے، که کبھی اپنی تلوارین زمین پر نھیں رکھتے تھے، مسلما یه سُن کر حیران رہ گئے، اس وقت یه سورہ " القدر" نازل ھوئی، اس ایک رات کی عبادت نے اس امت کو بنی اسرائیل کے مجاھدین کی ساری زندگیوں سے اونچا کردیا، یعنی ایک ھزار مھینے کے برابر۔

مجاھد کی روایت کے مطابق ابن جریرنے ایک اور واقعه کا ذکر کیاھے که بنی اسرائیل میں ایک عبادت گذار ھوا کرتاتھا که رات بھر عبادت میں مشغول رھتا اورصبح کو جھاد کے لیے نکلتا ، دن بھر وہ جھاد میں مصروف ھوتا، اور اس طرح اس نے ایک ھزار مھینے الله کی عبادت میں گزاری، تو رب تعالی نے سورہ قدر نازل فرمائی، اس سے معلوم ھوتاھے که شب قدر امت محمدی کے خصوصیات میں سے ھے (مظھری)۔

ابن کثیر اس قول کوامام مالک کا قول سمجھتے ھیں، بعض شوافع نے اسے جمھور کا قول قرار دیاھے، خطابی اس پر اجماع کا دعوی رکھتے ھیں، لیکن بعض محدثین کا اس میں اختلاف نظر ھے (تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ملاحظه کریں)۔

شب قدر اور قرآن کریم کا سبب نزول

الف: قرآن کریم کا نزول: شب قدر کی ایک خصوصیت اور فضیلت یه ہے

(c) ketabton.com: The Digital Library

که قرآن عظیم ، انسانی رهنمائی کی کتاب اور پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی الله علیه وسلم کا ابدی معجزه اسی رات میں نازل هوا هے، قرآن مجید کی آیتیں ان کا مطلب اورموضوع کی تائید کرتی هیں: اول:سوره "قدر" فرماتاهے:" إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ ١"، دوم: سوره بقره: 185 ، " شَهۡرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلۡقُرۡءَانُ"، سوم: آیات 3 اور 4 سوره دخان)" إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةٖ مُّبَٰرَكَةٍۚ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ٣ فِيهَا يُفۡرَقُ كُلُّ أَمۡرٍ حَكِيمٍ ٤" که هم نے اس کو مبارک رات میں نازل کیا، بیشک هم ڈرانے والے هیں، اس رات کو هرکام کا فیصله خدا کی حکمت کے مطابق کیا جاتاهے۔

مبارک کا کیا مطلب هے؟

لفظ مبارک جوآیت مذکوره میں آیاهے، برکت کے ماده سے لیا گیاهے، یعنی یه رات رحمتوں سے بهری هوئی رات هے، یه نهایت مفید اور نفع بخش رات هے، جس میں نعمتوں اور رزق کی فراوانی هے، اسی طرح همارا عظیم رب فرماتا هے: "إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ ١ وَمَآ أَدۡرَىٰكَ مَا لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ ٢ لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ خَيۡرٞ مِّنۡ أَلۡفِ شَهۡرٖ ٣" ترجمه: بلاشبه هم نے اسے (قرآن کو) قدر کی رات میں اتارا ، اور تمهیں کیا معلوم شب قدر کیاهے؟ قدر کی رات هزار مهینوں سے بهتر هے".

رب تعالی فرماتے هیں: "شَهۡرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلۡقُرۡءَانُ " (سوره بقره: 185) رمضان کا مهینه وه مهینه هے جس میں قرآن نازل کیاگیاهے ."إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ ١ " هم نے اسے شب قدر میں اتارا" اس لیے مطلق حکم یهی هے که شب قدر رمضان کے مهینه میں هے، جمهور مفسرین کے قطعی حکم کے مطابق شب قدر رمضان کے مقدس مهینے میں هے، یه وه رات هے جس میں قرآن عظیم نازل هوا جو تمام نیکیوں اور برکتوں کا سرچشمه هے .

شب قدر ، وه رات هے جس میں قرآن کے نزول سے عالم انسانیت کی تقدیر کی تصدیق اور تعین هوتاهے ، مسلم مفسرین قرآن کے نزول کو دوقسمونمیں تقسیم کرتے هیں :

1 - مجموعی طور پر ایک هی بار میں نزول

2 - تدریجی نزول

نزول دفعی، یعنی قرآن عظیم شب قدر کو پوری طرح حضور صلی الله علیه وسلم کے قلب مبارک پر نازل هوا، اور نزول تدریجی وه نزول هے جو که :

(c) ketabton.com: The Digital Library

23 سال کے عرصے میں قرآن مجید بتدریج حالات اور واقعات کے مطابق پیغمبر اسلام پر نازل ھوا۔

متعدد مفسرین آیت : "إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ۝١" کی تفسیر میں لکھتے ھیں " أَنزَلۡنَٰهُ " سے مراد "ھم نے قرآن نازل کیا" نھیں ایسا نھیں که شب قدر میں پوری طرح سب کو عرش سے آسمان دنیا پر اتاراگیا، اور یه بھی نھیں کی قرآن پهلی وحی کی رات مکمل نبی کے دل پر نازل ھوا تھا، یه دو بے بنیاد دلیلیں اور قرآن کی ان صریح آیات کے مخالف ھیں، جو نبی صلی الله علیه وسلم پر قرآن کے بتدریج نازل ھونے پر دلالت کرتی ہیں ۔

اس آیت کی تفسیر قرآن میں ھی تلاش کی جانی چاھیے، کوئی بھی رائے قرآن کی تفسیرسے متصادم ھو اسے ایک طرف رکھ دیاجائے اور اس سے تعلق نه رکھاجائے۔

چناچہ قرآن کریم اس بارے میں واضح طورپرکھتاھے: " وَقُرۡءَانٗا فَرَقۡنَٰهُ لِتَقۡرَأَهُۥ عَلَى ٱلنَّاسِ عَلَىٰ مُكۡثٖ وَنَزَّلۡنَٰهُ تَنزِيلٗا۝١٠٦" (سورۃ الاسراء: 16) ترجمه: " اور قرآن عظیم، ھم نے اس کو جدا جدا کر کے (نازل) کیا، تاکه تو اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھے اور ھم نے اسے، (تھوڑا تھوڑا) نازل کیا"، اسی طرح فرماتاھے: "وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَوۡلَا نُزِّلَ عَلَيۡهِ ٱلۡقُرۡءَانُ جُمۡلَةٗ وَٰحِدَةٗۚ كَذَٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِۦ فُؤَادَكَۖ وَرَتَّلۡنَٰهُ تَرۡتِيلٗا۝٣٢ " (سوره فرقان : 32) " اور کافرکهتے ھیں: که اس پر قرآن ایک ھی دفعه کیوں نھیں اتارگیا؟ اس طرح آهسته آهسته اس لیے اتارا گیا که اس سے تمھارے دل کو مضبوط کریں، اور اسی واسطے ھم اس کو ٹھهر ٹھهر کر پڑھتے ھے". یه آیات صاف ظاھرکرتی ھیں که قرآن کا نزول جدا جدا اور وقفے وقفے سے تھا، یه آیات ان لوگوں کی رائے کو باطل کرتی ھیں جو کہتے ھیں که قرآن ایک ھی دفعه میں نازل ھوا ھے ۔

لفظ "أنزلنا" قرآن کریم میں بارش کے لیے بھی استعمال ھواھے، جس کا مطلب ھے بتدریج اور وقفے وقفے سے بارش ، نه که آسمان سے تمام پانیوں کا ایک ھی وقت میں، ایک جگه اور ایک وقت میں گرنا۔

قدر کے معنی

قرآن کی تصریحات سے یه معامله اتنایقینی ھے که شب قدر رمضان کے مقدس مهینے میں ھے، لیکن اس کی تاریخ کے تعین میں اختلاف ھے، اس بارے میں چالیس اقوال مذکور ھیں، لیکن تفسیر "مظهری" میں آیا ھے که ان تمام اقوال میں صحیح ترین قول یہ ھے که لیلة القدر رمضان کے آخری عشرے میں ھے، لیکن اس آخری عشرے میں کوئی خاص تاریخ متعین نھیں

(c) ketabton.com: The Digital Library

هے، البتہ ممکن هے که یه ان راتوں میں سے کسی ایک رات میں هو، یه رات رمضان کے هرمهینے میں بدلتی رهتی هے، صحیح احادیث کے مطابق زیاده امکان هے که طاق راتوں میں هو (21 ، 23 ، 25 ، 27، 29) اور شب قدر سے متعلق تمام احادیث میں ، جن میں طاق راتوں کا ذکر هے تطبیق دی گئی، اگر شب قدر اس میں هو، اور هر رمضان میں بدلتی رہتی ہو تو تمام احادیث اپنی جگه صحیح اور مستحکم هیں، ان میں سے کسی میں تاویل کی ضرورت نهیں هے اس لیے اکثر فقهاء أئمه نے کهاهے که شب قدر رمضان کے آخری عشرے میں بدل جاتی هے۔

ابو قلابہ، امام مالک ، احمد بن حنبل ، سفیان ثوری، اسحاق ابن راهویه، ابو ثور، مزنی، ابن خزیمه وغیره سب نے یهی کهاهے، امام شافعی کی ایک روایت بهی اس قول سے متفق هے، امام شافعی کی ایک اور روایت میں هے که اس رات کو تبدیل نهیں کیا جاسکتا، بلکه طے شده هے (تفسر ابن کثیر) ۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشه رضی سے مروی هے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "تحروا لیلة القدر فی العشر الاواخر من رمضان" (شب قدر کو رمضان کے آخری دس راتوں میں تلاش کرو) صحیح مسلم میں حضرت ابن عمر رضی سے ایک روایت هے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: " فاطلبوها فی الوتر منها " قدر کی رات کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو (تفسیر مظهری)۔

اس بارے میں که رمضان کی راتوں میں سے کون سی رات شب قدر هے، کیا یه رات واقعی رمضان المبارک کے آخری عشره میں هے، اور وه بهی طاق راتوں میں، یا جفت راتوں میں هے، اس بحث کے لیے احادیث نبوی کی طرف رجوع کرنا چاهیے ۔

علماء متاخرین میں سے بعض نے ذکر کیا هے که لیلة القدر رمضان کی "27" ویں رات هے، اس کی وجه یه هے که لیلة القدر کے الفاظ سورة القدر میں هیں، اور لیلة القدر کا لفظ عمومی طورپر "9" حروف پر مشتمل هے، اس حساب سے "9 * 3 = 27 هوجاتاهے ، لیکن سب سے پهلے تو یه کهنا چاهے که لیلة القدر فضیلت والی رات میں سے هے، جوسال بهر کی تمام راتوں پرفضیلت رکهتی هے، اور اسے خاص برتری حاصل هے، کیونکه یه رات قرآن اور اس کے نزول کی رات هے، نبی کریم صلی الله علیه وسلم اس رات کی فضیلت کے بارے میں فرماتے هیں : " مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ " (بخاری: 35) ترجمه: "جو شخص شب قدر ایمان کے ساتھ

(c) ketabton.com: The Digital Library

محض ثواب آخرت کے لیے ذکر وعبادت میں گزارے، اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے".
احادیث مختلف ہونے کی وجہ سے شب قدر کے تعین کےبارے میں علماء کی آراء مختلف ہیں، لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رات رمضان المبارک کے آخرے عشرہ اور طاق راتوں میں ہے .
عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ : " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلاحَى رَجُلانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: "إِنِّي خَرَجْتُ لأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَإِنَّهُ تَلاحَى فُلانٌ وَفُلانٌ، فَرُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ. الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ" (بخاري:49)
ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حجرے سے نکلے، لوگوں کو شب قدر بتانا چاھتے تھے (کہ وہ کونسی رات ہے) اتنے میں دومسلمان آپس میں لڑپڑے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اس لیے باھرنکلا تھا کہ تم کو شب قدر بتلاؤں اور فلاں فلاں آدمی لڑپڑے تو وہ میرے دل سے اٹھالی گئی اور شاید اسی میں کچھ تمھاری بھتری ھو (تو اب ایساکروکہ(شب قدر کو رمضان کی ستائیسویں، انتیسویں وپچیسویں رات میں ڈھونڈا کرو"،(البتہ یھاں مراد رمضان کا آخری عشرہ ہے) .
عبد اللہ بن عمرروایت کرتے ھیں کہ :" أَنَّ رِجَالاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِي صلى الله عليه وسلم أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: "أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ". (بخاري: 2015) ترجمہ: میں دیکھ رھاھوں کہ تمھارے سب کے خواب آخری سات راتوں پر متفق ھوگئے ھیں، اس لیے جو اس کو تلاش کرناچاھے وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے"
ابوسعیدخدریؓ فرماتے ھیں: " اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِي صلى الله عليه وسلم الْعَشْرَ الأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ: "إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا أَوْ نُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ فِي الْوَتْرِ..." (بخاري: 2016) " ھم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھے، پھر بیس تاریخ کی صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف سے نکلے اور ھمیں خطبہ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی، لیکن پھر بھلادی گئی ، اس لیے تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو..."

(c) ketabton.com: The Digital Library

عبد الله بن عباس ؓ روایت کر تے هیں که : "أَنَّ النَّبِي صلى الله عليه وسلم قَالَ: «الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى". (بخاري 2021) " نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشره میں تلاش کرو، جب نو راتیں باقی ره جائیں، یا سات راتیں باقی ره جائیں، یا پانچ راتیں باقی ره جائیں".

عبد الله بن عباسؓ دوسری روایت میں بیان کرتے هیں : " قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «هِيَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ هِيَ فِي تِسْعٍ يَمْضِينَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ". (بخاري: 2022) " رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: شب قدر رمضان کے (آخری)عشره میں پڑتی هے، جب نو راتیں گزرجائیں یاسات باقی ره جائیں، آپ صلی الله علیه وسلم کی مراد شب قدر سے تهی".

شب قدر کے تعیین میں مروی احادیث کے مطابق یه مختلف هیں، اور شاید اس رات کو نه جاننے کی حکمت یه هے که مؤمنین اس رات میں عبادت کا اجر وثواب حاصل کرنے کی حرص کریں اور اس ثواب کو حاصل کرنے کے لیے آخری عشره میں زیاده سے زیاده کوشش کریں ، لیکن اکثرعلماء کا عقیده یه هے که شب قدر هرسال رمضان المبارک کی ستائیسویں میں هے – والله اعلم.

شب قدر کو پانے کی کوشش اور جستجو

نبی صلی الله علیه وسلم سے ایک حدیث مروی هے :"من قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه " (جوکوئی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت سے عبادت میں کهڑا هو اس کے تمام اگلے گناه بخش دیے جائیں گے).

اهل سیر لکهتے هیں که : رسول الله صلی الله علیه وسلم خود شب قدر کو تلاش کرنے کی کوششیں کرتے تهے ، اور صحابه کرام کو بهی تلاش کرنے کی تشویق اور ترغیب دیتے تهے، منقول احادیث سے معلوم هوتاهے که رسول الله صلی الله علیه وسلم رمضان المبارک کے آخری عشره میں شب قدر تک پهنچنے کے لیے اس قدر نماز پڑهتے، دعا اور تلاوت کرتے که سال کے دوسرے دنوں میں ایسی کوشش نهیں کرتے تهے، بلکه اپنے گهروالوں کو بیدار کرتے که وه بهی شب قدر پالیں.

عائشه رضی الله عنها بیان کرتی هیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "كان إذا دخل العشر الأواخر أحيا الليل وأيقظ أهله وشد المئزر" (بخاري: 2024). رمضان کے آخرمیں رسول الله صلی الله علیه وسلم اپنی کمر کو مضبوطی

(c) ketabton.com: The Digital Library

سے باندھ لیتے، (اپنی ازواج سے دور رھتے) اور اپنی راتوں کو عبادت کے ساتھ زندہ رکھتے اور اپنے اھل وعیال کو بھی جگاتے تھے۔
مسند میں عبادہ بن صامت سے مرفوع روایت ھے کہ: جس نے شب قدر کو حاصل کرنے کے لیے شب بیداری کی، اور اسے پانے میں کامیاب ھوگیا تو اس کے پچھلے اور آئندہ گناہ معاف کردیے جائیں گے ۔
بعض صحابہ وتابعین کے بارے میں بھی آیاھے، کہ آخری عشرے میں شب قدر تک پھنچنے کی امید میں غسل کرتے اور خوشبولگاکر بھترین حالت میں شب قدر کو پالیں، اس لیے مسلمان روزہ داروں کے لیے لازم ھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی سیرت پر عمل پیرا ھوتے ھوئے اس مقدس رات کو حاصل کرنے کے لیے اپنی کوششیں صرف کردیں، بالخصوص رمضان کے آخری عشرے میں، یقینًا یہ رات رمضان المبارک کے آخری عشرے میں وہ بھی طاق راتوں میں ھے، اکثر وبیشتر امید یھی ھے کہ یہ ستائیسویں کی رات ھوگی۔
اس کی دلیل مسلم کی حدیث ھے جو أبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ھے: " میں خدا کی قسم کھاتاھوں، میں جانتاھوں کہ وہ کونسی رات ھے، اور یہ وہ رات ھے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ھمیں اس رات کو شب بیداری کرنے کا حکم فرمایا، وہ رات ستائیسویں کی ھے"، اور ابی اس کی قسم کھاتے تھے اور کھتے تھے ان نشانیوں کے ساتھ جو ھمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ھمیں بتائے ھیں کہ اس دن صبح سورج طلوع ھوگا، جس میں شعاعیں نھیں ھوگی۔
حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ھیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے خدا کے رسول! اگر مجھے شب قدر مل جائے تو میں کیا کھوں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھو : " اللهم إنك عفو كريم تحب العفو فاعف عني" (رواہ احمد وترمذی وصححه الألبانی) ترجمہ: اے اللہ تو معاف کرنے والاہے ، معافی کو پسند کرتاہے مجھے معاف کردے ۔

ای خواجه چه جوی از شب قدر نشانی
هرشب، شب قدر است اگر قدرش بدانی (سعدی شیرازی)

شب قدر کیوں متعین نھیں ھوئی ؟

علماء اور مفسرین لکھتے ھیں کہ ھرقیمتی چیزتک رسائی کی جدوجھد، کوشش اور ایک طرح کی محنت کی ضرورت پڑتی ھے، یہ معروف ھے ، ھروہ چیز جس کی اھمیت زیادہ ہوگی تو اس کی قیمت بھی زیادہ ھوگی۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

شب قدر کی عبادت کی قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بھترھے، واضح رھے کہ اس رات کو دیکھنا اور حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں ھے اور نہ ھی اتنے آسان طریقے سے پاناممکن ھے، اگر کسی شخص کے لیے اس آسانی کے ساتھ اس رات تک رسائی ممکن ھو تو یہ تمام انسانوں کو میسرھوگی، اسے حاصل کرنے کے لیے بھت جدوجھد، عبادت اورمحنت درکارھے ، مفسرین لکھتے ھیں کہ اس رات کا رمضان المبارک کی طاق راتوں میں پوشیدہ ھونے اور شب قدر کی وضاحت نہ ھونے کی وجہ بندوں کی عبادت میں وسعت اور اضافہ اور ان کا پروردگارسے زیادہ قربت ھے، رب عظیم سے دعاگو ھیں کہ ھمیں یہ رات عطا فرمائے۔

ھرسال شب قدر کا اعادہ

سب سے پھلے تو یہ کھناچاھیے کہ شب قدربنیادی طور پر نزول قرآن کے پھلے سال میں تھی، لیکن اس آیت مبارکہ کا مفھوم :"تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَالرُّوْحُ "جوکہ فعل مضارع ھے ، اس میں اس مقدس رات کی تکرار اور تسلسل کو ظاھر ہوتا ھے، اس کا مطلب یہ ھے کہ شب قدر صرف اس سال کی پھلی رات پر منحصر نھیں تھی جس میں قرآن نازل ھواتھا، بلکہ یہ مقدس رات ھرسال ماہ رمضان المبارک میں دھرائی جاتی ھے اور (فرشتے، روح) اس میں نازل ھوتے ھیں؛ لھذا ھرقمری سال اور رمضان المبارک کے مھینے میں یہ رات ھوتی ھے، اس فرق کی ساتھ کہ اب قرآن نازل نھیں ھوتاھے، بلکہ صرف فرشتے اور روح نازل ھوتی ھے، اور بنی نوع انسان پر رحمت الٰھی نازل ہوتی ھے، لیکن کیسے ؟ یہ واضح طور پر معلوم نھیں ھے ۔

شب قدر کی عبادت ہزار مھینہ سے بھتر ھے

سال کے بعض ایام ایسے بھی ھیں جن کے اللہ کی ھاں قدر وقیمت اور خاص مقام ھے، ان میں سب سے زیادہ اھم قدر کی رات ھے، ایسی رات جس کی تعریف میں قرآن کریم فرماتاھے: "لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ۬ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍؕ۝۳ " (قدر کی رات ہزار مھینوں سے بھترھے) ، قرآن مجید سورہ قدر میں کھتاھے: "اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِۚ۝۱ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِؕ۝۲ لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ۬ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍؕ۝۳ "
ترجمہ: بلاشبہ ھم نے اسے (قرآن کو) قدر کی رات میں اتارا ، اور تمھیں کیا معلوم شب قدر کیاھے؟ قدر کی رات ہزار مھینوں سے بھتر ھے"۔

رب تعالی فرماتے ھیں : "شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِىۡٓ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ " (سورہ بقرہ: 185) (رمضان کا مھینہ وہ مھینہ ھے جس میں قرآن نازل کیاگیاھے) اور پھر ھم سورہ قدر میں پڑھتے ھیں: "اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِۚ۝۱ " کہ ھم نے اسے شب قدر

(c) ketabton.com: The Digital Library

میں اتارا" قرآن کے مطلق حکم کے مطابق رمضان المبارک کے مقدس مهینے میں شب قدر هے، اب بعض مسلمانوں کے ذهنوں میں یه سوال پیدا هوتاهے که پچهلے انبیاء کی امتوں کی عمر یں طویل هوتی تهیں، اور شاید ان کی عبادت هماری عبادت سے زیاده تهی، مثلا: نوح علیه السلام کے پیروکاروں کے عمر ایک هزار سال سے زیاده هوتی تهی، لیکن هماری عمریں شاید ساٹھ، سترسال سے اوپر نه جائیں ؛ لهذا هم کتنی هی عبادت کریں، هماری عبادت ان کے درجے کو نهیں پهنچے گی۔

لیکن ایسا نهیں هے، رب العزت نے اپنے فضل وکرم کی بنا پر امت مسلمه کو ایک رات کی عبادت هزار مهینوں کی عبادت کے برابر عطا فرمائی، اور خاص خوبصورتی کے ساتھ فرمایا: "لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ۬ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ؔ۳ " که شب قدر هزار مهینوں سے بهتر هے، اگر هم 1000 کو 12 مهینون سے تقسیم کریں گے تویه 83 سال کے برابرهے، اگر کوئی شخص ساٹھ"60" کی عمر تک قدر کی راتوں میں عبادت کرے، اور هم "60" کو "83" سے ضرب دیں تو یه "4980" سال کے برابر هوجاتاهے، یه هے شب قدر کی فضیلت اور عبادت۔

شب قدر کی فضیلت اور برتری

یه واضح هے که خدا کی مخلوقات تخلیق کے اعتبارسے آپس میں ایک دوسرے پر فوقیت اور فضیلت رکهتی هیں، اور یه فضیلت اور بهتری جیسے مساجد کی جگهوں کی فضیلت غیر مساجد کی جگهوں پر اور مساجد کے ما بین بهی اور خاص اور عام میں جیسے مسجد الحرام کی فضیلت دوسری مساجد پر، اسی طرح وقت اور زمانه کی فضیلت ایک دوسرے پر جس طرح ماه رمضان کی فضیلت دوسرے مهینوں پر، یا عرفات کے دن کی فضیلت دوسرے دنوں پر، اسی طرح انسانی تخلیق میں ایک دوسرے پر فضیلت، البته تقوی کے اعتبار سے ، جیسے نبی صلی الله علیه وسلم کی خلقت کی فضیلت دوسرے انسانوں کی تخلیق پر ؛ چنانچہ اسی طرح شب قدر سال کی تمام راتوں پر خاص فضیلت رکهتی هے ۔

اس رات کی برتری اور فضیلت میں سے ایک فضیلت اس رات میں قرآن کریم کا نزول هے، "اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۖ ۚ۱ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ؕ۲ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ؕ۲ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓـئِكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ۛۙ سَلٰمٌ ۛ هِىَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ۵ " اور ایک بارپهر سوره دخان آیت "3" میں فرماتے هیں: "اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنۡذِرِيۡنَ " که هم نے اس کو مبارک رات میں نازل کیا ".

(c) ketabton.com: The Digital Library

پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرماتے هیں: "«من قام ليلة القدر إيماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه". (رواه الجماعة إلا ابن ماجه.) ترجمه: (جوکوئی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت سے عبادت میں هو اس کے تمام اگلے گناه بخش دیے جائیں گے) اس رات کی سب سے بڑی فضیلت یه هے که اس ایک رات کی عبادت هزار مهینوں یعنی: تراسی (۸۳) سال سے بهتر هے، اس کے برابر هونے کی کوئی حد مقرر نهیں هے که کتنی بهترهے ، کیا دوبرابر، یا چار برابر، دس برابر یا سو برابر وغیره ان سب کا امکان هیں۔
صحیحین میں حضرت ابو هریره سے نقل کیاگیاهے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: جو کوئی قدر کی رات عبادت کے لیے اٹھے اس کے تمام گناه معاف کیے جائیں گے، حضرت ابن عباس رضی الله عنه سے روایت هے که نبی صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: تمام وه فرشتے جو سدرة المنتهی میں سکونت رکھتے هیں شب قدر میں وه سب جبرئیل کے ساتھ دنیا میں اترتے ہیں، کوئی مرد عورت ایسی نهیں هے جن کو وه سلام نه کریں سوائے اس کے جو شراب پیتاہو یا سور کا گوشت کھاتاہو۔
ایک حدیث میں نبی کریم صلی الله علیه وسلم فرماتے هیں : "جوکوئی بھی شب قدر کے خیراوربرکت سے محروم رها، تو وه مکمل محروم رها" لیکن یه هرکسی کو حاصل نهیں هوگا اور نه هی شب قدر کے اجروثواب اور برکات کے حصول میں ان کا کوئی دخل هوگا، اس لیے آپ ان کے بارے میں نه سوچیں ۔

محترم قارئین:

شرعی نصوص اور قرآن کریم کی آیات کا خلاصہ یہ نکلتاہے کہ "شب قدر" رمضان کے مقدس مهینے کی راتوں میں سے ایک هے، اسی لیے اس آخری عشره کو عبادت میں شرعی هدایات کے مطابق گزارنے کا حکم دیاگیاهے، کیونکه ایک طرف قرآن کهتاهے :"شَهۡرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلۡقُرۡءَانُ " قرآن کریم رمضان کے مهینے میں نازل هوا، اور دوسری طرف سوره مبارکه کی پهلی آیت : "إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ " سے معلوم هوتاهے که شب قدر میں قرآن نازل هوا، لهذا ان دوآیت شریفه کے مجموعه سے واضح هوتاهے که شب قدر رمضان المبارک کےمقدس مهینے میں هے، لیکن یه واضح نهیں هے که رمضان المبارک کی راتوں میں سے کون سی رات هے۔
اس حوالے سے جو روایات موجود هیں ان میں شب قدر کو ان راتوں کے درمیان میں سے شمار کیا گیاهے، پهلی ۱۷ ویں ، 19 ویں ، 21 ویں ، 23 ویں ، 27 ویں ، 29 ویں ، بعض احادیث میں اس بات پر زوردیاگیاهے که

(c) ketabton.com: The Digital Library

شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ھے، اور یه اکیسویں یا ۲۳ ویں راتوں میں سے ایک ھے، بعض روایات میں یه تصریح کی گئی ھے که شب قدر رمضان کے مقدس مهینے کی ۲۳ ویں رات کو ھے، ان میں سے وه حدیث جو حضرت عائشه رضی الله عنها کی روایت کرده ہے:" كان إذا دخل العشر الأواخر أحيا الليل وأيقظ أهله وشد المئزر" (بخاري: 2024). جب رمضان کا آخری عشره آتا، رسول الله صلی الله علیه وسلم رات کو جاگتے اور اپنے گھروالوں کو جگاتے اور عبادت کے لیے کمربستہ ہوجاتے۔

امام احمد اور صحیح مسلم کی روایت میں یه بھی ھے: "كان يجتهد في العشر الأواخر مالا يجتهد في غيرها" رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اتنی زیاده محنت کرتے تھے که سال کے دیگردنوں میں اتنی نهیں کرتے تھے۔

حضرت عائشه رضی الله عنها سے روایت ھے که: میں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے عرض کیا: اگر مجھے معلوم ھوجائے کہ شب قدر کونسی رات ھے تو میں کیا کهوں ؟ نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عني " (اے الله ! تو سب سے زیاده بخشنے ولاھے، اور بخشش کو پسند کرتاھے، پس مجھے بخش دے)۔

اس رات کی نمایاں نشانیاں اور علامات

شب قدر کی علامات اورخصوصیات کے بارے میں علمائے کرام نے احادیث نبوی کی بنیاد پر متعدد آراء پیش کی ھیں ، جن میں سے چند آراء ذیل میں بیان کی جاتی ھیں:

مفسرین لکھتے ھیں: که لیلة القدر کی نمایاں نشانیوں میں سے ایک یه ھے که یه نسبتًا پرسکون رات ھوتی ھے، اور مؤمن کا دل اس رات میں سکون پاتاھے اور نیک کام کرنے کی خواھش بڑھ جاتی ھے ۔

کهتے ھیں: شب قدر کی صبح "سورج" کمزوراور سرخ دکھائی دے گا، جیساکه حضرت جابر رضی الله عنه سے مروی حدیث میں ھے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے شب قدر کے بارے میں فرمایا: میں نے شب قدر کو دیکھا لیکن مجھے بھلادیاگیا، شب قدر رمضان کے آخری عشره کی راتوں میں سے ایک رات ھے، اور یه ایک معتدل رات ھے، نه گرم ، نه سرد، روشن اور سفید ھے، گویا اس میں چاندپورا چمک رہاہو، اس رات کوشیطان اس وقت تک نهیں نکلتا جب تک صبح طلوع نه ھو۔

روایت ھے که رسول الله صلی الله علیه وسلم لوگوں کو شب قدر کی خبردینے کے لیے گھر سے نکلے ، اس دوران انهیں دو آدمی ملے جو آپس میں لڑرھے

(c) ketabton.com: The Digital Library

تھے تو آپ یہ خبربھول گئے، شب قدر کو چھپانے میں حکمت ایسے ھی ھے جیسے موت اور قیامت کے دن کو چھپانے میں ھے، تا کہ جو شخص عبادت کا پابند ھے، وہ اپنی محنت اور جدجھد میں اضافه کردے، سستی اور کوتاھی نه کرے، اور ایک مخصوص رات پر بھروسه نه کرے۔
لیکن به هرصورت مسلمانوں کے لیے بهتر یه ھے که رمضان المبارک کی ھر رات کو اس امکان کے ساتھ که یه شب قدر ھے عبادت، تلاوت اور دعاؤں میں گزاریں، اور اپنی دعائیں تین یا چار رات یا پھر طارق راتوں کے ساتھ مختص نه کریں۔

شب قدر میں قرآنی دعائیں

شب قدر میں پڑھی جانے والی سب سے افضل دعاؤں میں سے وہ دعا ھے جو پیغمبر صلی الله علیه وسلم نے بی بی عایشه رضی الله عنها کو سکھائی ھے،جیساکه ترمذی نے حضرت عائشه رضی الله عنها سے روایت کیا ھے اور حدیث کوبھی صحیح قرار دیاھے که انهوں نے کها: میں نے عرض کیا که اے الله کے رسول! اگر مجھے شب قدر کا علم هوجائے تو میں کیاکهوں؟ آپ نے فرمایا: " قُولی:اللهمّ إنّك عفُوٌّ تُحبُّ الْعَفْو فاعْفُ عَنی " (کهو: اے الله ! توبخشنے والاھے، معافی اوربخشش کوپسند کرتاھے، پس تومجھے معاف کردے اور بخش دے) قدر کی راتوں میں هرقسم کی دعا مانگ سکتے هیں، لیکن بهتر یه ھے که جو دعائیں قرآن کریم میں مذکورھیں وہ دعائیں پڑھی جائیں، جیسے:
"رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا۰ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا۰ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ۰ۚ وَاعْفُ عَنَّا۰ۥ وَاغْفِرْ لَنَا۰ۥ وَارْحَمْنَا۰ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ " و یا "رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۰ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ" و یا "قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا۰ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ" و یا "رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا" و یا " رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ " و یا "رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيم" و یا " رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ۝۴۱" یا وہ دعائیں پیارے پیغمبر صلی الله علیه وسلم کی احادیث میں مذکور ھیں جیسے:
"اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ مِنَ الخَيرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ" و یا "اللّٰهُمَّ اَحسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الاُمُورِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْىِ الدُّنيا وَعَذَابِ الآخِرَةِ" و یا "اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الهُدَى وَالتُّقَى وَالعِفَافَ وَالغِنَى" و یا "اللّٰهُمَّ اَغْنِنِي بِالعِلْمِ وَزَيِّنِّي بِالحِلْمِ وَاَكْرِمْنِي

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِالتَّقْوَى وَ جَمِّلْنِي بِالعَافِيَةِ» و یا «اللَّهُمَّ مُقَلِّبَ القُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ" و یا "اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي مُنْكَرَاتِ الاَخْلاقِ وَ الاَهْوَاءِ"و یا "اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الاَشْيَاءِ اِلَى وَ اجْعَلْ خَشْيَتَكَ اَخْوَفَ الاَشْيَاءِ عِنْدِي وَ اقْطَعْ عَنِّي حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ اِلَى لِقَائِكَ وَ اِذَا اَقْرَرْتَ اَعْيُنَ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَاَقْرِرْ عَيْنِي مِنْ عِبَادَتِكَ".

فرشتے شب قدر میں کیوں اور کس کے لیے اترتے هیں

اس رات کی نمایاں خصوصیات میں سے جبریل اور دیگر فرشتوں کا نزول هے، اس آیت شریفه کے مطابق: "تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّن كُلِّ أَمْرٍ " ترجمه: " اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے هرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتےهیں" ، اس کے متعلق که روح سے کون مراد هے؟ بعض نے کہا: "جبرئیل امین" هے که جنہیں "روح الامین" بهی کهاگیاهے، اور بعض نے "روح" کی به معنی "وحی" تفسیر کی هے، سوره "شوری" کی آیت "52" کے مفهوم کے مطابق : "وَكَذٰلِكَ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا " ترجمه: "اور اسی طرح (اے محمد) ہم نے پنے حکم سے ایک روح تمہاری طرف وحی کی"، بعض مفسرین روح کو فرشتوں سے بڑھ کر ایک عظیم مخلوق سمجھتے هیں۔

قابل ذکر بات یه هے که: فرشتے کسی خاص شخص پر نهیں اترتے، بلکه شب قدر میں ملائکه زمین پر اترتے هیں تا که شب بیداری کرنے والوں پر سلام اور رحمت ومغفرت کی دعائیں بهیجیں، اور دعا مانگنے والوں کی دعاؤں پر آمین کهیں، فرشتوں کا نزول الله کی رحمت اور برکت کا نزول هے، همارے عظیم رب فرماتے هیں: "تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّن كُلِّ أَمْرٍ " ترجمه: "اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے هرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتےهیں".

آسمانون سے زمین کی طرف (هرکام کے لیے) یعنی : وه اگلے سال تک هر اس معاملے اور نظم کے انجام دهی کے لیے اترتے هیں: جس کا الله تعالی نے حکم دیاهو، جیساکه هم نے ذکرکیا "روح" : جبرئیل علیه السلام هے، اگرچه لفظ "ملائکہ" میں وه بهی شامل هیں، لیکن ان کی شرف وعزت کی وجه سے انهیں خاص طور پر ذکر کیاگیاهے، پس یه عطف خاص برعام میں سے هے۔

فرشتوں کے نزول کا ایک فائده یه هے که وه زمین پر هر قسم کی اطاعت دیکهتے هیں، جو انهوں نے اهل آسمان میں نهیں دیکهی، اس کے علاوه وه اهل زمین کے گنهگاروں کی فریاد بهی سنتے هیں جن کی آه وپکار اور فریاد

(c) ketabton.com: The Digital Library

خداتعالی کے نزدیک تسبیح پڑھنے والوں کی تسبیح کے زمزمے سے زیادہ محبوب ھے، تو اس وقت وہ ایک دوسرے سے کھتےھیں: کہ آئیے ایک ایسی آواز سنیں جو ھمارے رب کو ھماری تسبیح سے زیادہ محبوب ھے ۔

وہ اعمال جو شب قدر میں کرنے چاھیئں

مفسرین ، محدیثن اورعلماء کی اکثریت کی رائے ھے کہ یہ سنت میں سے ھے کہ روزہ دار رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھیں، نیکی اور ثواب سے لطف اندوز ھوجائیں اور شب قدر حاصل کرسکیں ۔

اور مستحب ھے کہ آدمی خود کو عبادات جیسے نماز، تلاوت قرآن ، سبحان الله ، الحمدلله ، لااله الا الله اور الله اکبر کھنے اور استغفار کرنے، نبی صلی الله علیه وسلم پر درود وسلام پڑھنے، دعاکرنے علمی گفتگو کرنے اس جیسے دیگر اعمال خیر میں مشغول رکھے ۔

اعتکاف کرنے والے کا فضول باتوں اور افعال میں مصروف رہنا مکروہ ھے، جس طرح اس کے لیے یہ سوچ کرخاموش رھنا مکروہ ھے کہ اس کی خاموشی اسے خدا کے قریب کردیتی ھے ۔

رمضان المبارک میں تمام مقدس کتابوں کا نزول

حضرت ابوذر عفاری رضی الله عنه ایک حدیث روایت کرتے ھیں کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: حضرت ابراھیم کے صحیفے "3" رمضان کو، تورات "6" رمضان کو، انجیل "13" ویں تاریخ کو، اور زبور "18" ویں رمضان کو اتاری گئی ھے، اور قرآن کریم "24" رمضان کو آپ صلی الله علیه وسلم پر نازل کیاگیاھے ۔

فرشتوں کا نزول خاص لوگوں کے لیے ھے

شب قدر میں فرشتے کسی خاص اور معین شخص کے لیےنھیں اترتے، بلکه شب قدر میں ملائکه زمین پر اتر تے ھیں، تاکه شب بیداری کرنے والوں پر سلام بھیجیں اور ان کے لیے رحمت ومغفرت کی دعائیں کریں، اور دعا مانگنے والوں کی دعاؤں پر آمین کہیں۔

فرشتوں کا نزول خدا کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ھے، جس طرح کہ قرآن کی تلاوت اور علمی حلقوں کے دوران اترتے ھیں، اور اپنے پر طالب علموں کے لیے پھیلاتے ھیں :"تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ "

ترجمه: "اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے ھرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتےھیں"، اور آسمانو سے زمین کے (ھرکام کے لیے) یعنی: وہ اگلے سال تک ھر اس معاملے اور نظم کے انجام دھی کے لیے اترتے ھیں ، جس کا الله تعالی نے حکم دیاھے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

کون سے انسان فرشتوں سے افضل هیں

اس میں کوئی شک نهیں که پیغمبر صلی الله علیه وسلم مخلوقات میں سب سے افضل اور سب سے زیاده عزت والے هیں، اور آپ کی فضیلت تمام انسانوں، فرشتوں اور جنوں سے زیاده ہے اس حقیقت میں کوئی شک نهیں هے، لیکن پیغمبر صلی الله علیه وسلم اور فرشتوں کے علاوه لوگوں کے بارے میں بهی بعض اقوال هیں:

1 - یه هے که انسان فرشتوں سے افضل هے، علماء نے انسانوں کو فرشتوں سے افضل قراردیاهے، ان کا استدلال هے که الله تعالی نے فرشتوں کو آدم کو سجده کرنے کا حکم دیا چنانچه انهوں نے کهاکه فرشتوں پر انسانوں کی فضیلت هے، فرمایا: "وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُوا۟ لِءَادَمَ فَسَجَدُوٓا۟ " (سوره بقره: 34) یعنی : (جب هم نے فرشتوں سے کها: آدم کے لیےسجده کرو، سب نے سجده کیا) .

2 - یه هے که ملائک انسانوں کی به نسبت افضل هیں، علماء کی ایک تعداد نبی کریم صلی الله علیه وسلم کی اس حدیث سے استدلال کرتے هیں که آپ نے فرمایا: "يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ...." (بخاری : 7405)

ترجمه: خدا تعالی فرماتاهے: "میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق هوں، اور میں اس کے ساتھ هوں، جهاں بهی وه مجھے یاد کرے، اور جب وه مجھے اپنے دل میں یاد کرتاهے تو میں بهی اسے اپنے دل میں یاد کرتاهوں، اور جب وه مجھے مجلس میں یاد کرتاهے تو میں اسے اس سے بهتر (فرشتوں کی) مجلس میں یاد کرتاهوں..."

اور افضل ترین گروه کے درمیان ذاکرین کو یاد کرنے کا مطلب ہے فرشتوں کے گروه میں یاد کرنا، یه حدیث بتاتی هے که فرشتے انسانوں سے افضل هیں۔

3 - تیسرا نظریه هے که فرشتے انسانوں سے پهلے پیدا کیے گئے هیں اور نور سے پیدا کیے گیے هیں اور وه تکبر اور نافرمانی نهیں کرتے، اور جو حکم ان کو دیا جاتاهے اس کی نافرمانی نهیں کرتے، اور وه وهی کرتے هیں جو ان کو حکم دیاجاتاهے، اور وه شهوت پرست نهیں هیں، الله تعالیٰ کے نزدیک معزز بندے هیں، اس بنا پر وه افضل هیں، لیکن انسان چونکه خدا کی رضا کے مقام پر هوتے هیں اور رب کی طرف سے ان کی عزت هوتی هے، اور جنت میں ملائک انهیں خوش آمدید کهیں گے، اور انهیں سلام کریں گے، اس لیے انسان فرشتوں سے افضل هیں (یہ شیخ الاسلام

(c) ketabton.com: The Digital Library

ابن تیمیه کا قول هے).

4 - چوتھا نظریه خاموشی کانظریه هے، یعنی وه کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نهیں دیتے ، (یه شیخ ابن عثیمین کا قول هے) ، کیونکه اس مسئلے (یعنی فرشتے یا انسان کا افضل هونا) یه نه مفید هے اور نه هی ضروری، اور نه هی کسی مسلمان کے لیے فائده مند هے، اس لیے بهترهے که ان مسائل سے پرهیزکیاجائے، کیونکه صحابه کرام رضی الله عنهم اجمعین ایمان اور علم سے متعلق هرکسی سے زیاده حریص تهے، وه کبهی بهی ان بحثوں میں شامل نهیں هوئے اور ایک دوسرے سے نهیں پوچهتے تهے که فرشتے بهترهیں یا انسان؟ جس چیز کے بارے میں صحابه نے خاموشی اختیار کی هے بهتر هے که هم بهی خاموشی اختیارکریں، کیونکه ایک شرعی اصول موجود هے جس پر توجه کرنی چاهیے اور وه یه هے که :"دین کے جس معاملے میں صحابه کرام نے خاموشی اختیار کی هے، جان لیں کی اس چیز میں پڑنا، ایک لایعنی اور فضول معامله سمجها جاتاهے اس کی کوئی ضرورت نهیں هے".

کیونکه جوچیزهمارے لیے ضروری هے وه کلام الله یاسنت رسول یاصحابه کرام سے لی جائے، اور اگر کسی دینی مسئله میں ان تین طریقوں میں سے کسی ایک میں بهی نه ملے، پس معلوم هونا چاهیے که وه چیز دین کا حصه نهیں اس لیے اس میں مشغول هوجانا غیرضروری هے، (دیکهیں: شرح العقیده السفارینیة ؛ علامه ابن عثیمین صفحه : 605)معلوم هوتاهے که انسان اور فرشتوں میں افضلیت کا حکم لگانا غیر ضروری امر هے اس بارے میں جاننے کی ضرورت نهیں هے، اس سے اجتناب هی بهترهے، اور هم یهی کهیں گے کہ: خدا هی بهتر جانتاهے ، والسلام.

کیا واقعی شیطان فرشتوں کا استاد تها؟

رهی بات که کیا واقعی ابلیس فرشتوں یعنی ملائک کا استاد تها، شریعت کتاب وسنت صحیحه میں اس بارے میں کوئی دلیل موجود نهیں هے، اس لیے بغیر دلیل کے اس طرح دعوی نهیں کیا جاسکتا، جوبهی ایسا کهے اس کے پاس کتاب وسنت سے دلیل هوناچاهیے، ورنہ بغیر علم کے ایسی بات نه کرے، کیونکه رب تعالی فرماتاهے: "وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ٣٦ " (سوره اسراء) ترجمه: یعنی : اور جس چیز کو تم نهیں جانتے هواس کی پیروی نه کرو" الله تعالی بندے کو ایسی بات کهنے یا عمل کرنے سے منع فرماتاهے جس کا اسے علم نه هو، اور اس معنی میں جهوٹی گواهی دینا، جهوٹ بولنا، بہتان لگانا اور دوسروں کو طعنے دینا، لوگوں میں عیب تلاش کرنا، علمی حقائق کو بدلنا، جعلی چیزیں اور دیگر فراڈ اور

(c) ketabton.com: The Digital Library

اندازے پر مبنی فریب اور اعمال هیں: "کیونکه کان، آنکھ اوردل سب سے سوال کیاجائے گا" یعنی: ان کے مالک سے پوچھا جائے گا که اس نے ان حواس کو کس طرح استعمال کیا؟ کیونکه انسانی حواس ایسے آلات اور اوزار هیں ؛ که اگر وه ان کو بھلائی کے لیے استعمال کرتاهے تو وه اجر کا مستحق هے، اور اگر انہیں برائی کے لیے استعمال کرتاهے تو وه سزا کا مستحق، ایک قول کے مطابق : قیامت میں خدا تعالی ان اعضاء کو بولنے کی صلاحیت دے گا جب ان سے سوال کیاجائے گا اور وه ان کے مالکوں کے کاموں کے بارے میں بتائینگے ، جیسا که آیات اور احادیث اس حقیقت کو ثابت کرتی هیں۔

بعض علماء نے جویہ کهاهے وه یه هے که ابلیس خدا کے مقرب فرشتوں میں سے تھا، یعنی اگرچه وه فرشته نهیں تھا اورجن کی نسل سے تھا، لیکن وه مقرب فرشتوں میں شامل تھا، الله تعالی قرآن کریم میں فرماتے هیں: "اِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ طِیۡنٍ ۝٧١ فَاِذَا سَوَّیۡتُهٗ وَنَفَخۡتُ فِیۡهِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ فَقَعُوۡا لَهٗ سٰجِدِیۡنَ ۝٧٢ فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ ۝٧٣ اِلَّآ اِبۡلِیۡسَ ؕ اِسۡتَكۡبَرَ وَكَانَ مِنَ الۡكٰفِرِیۡنَ ۝٧٤ قَالَ یٰۤاِبۡلِیۡسُ مَا مَنَعَكَ اَنۡ تَسۡجُدَ لِمَا خَلَقۡتُ بِیَدَیَّ ؕ اَسۡتَكۡبَرۡتَ اَمۡ كُنۡتَ مِنَ الۡعَالِیۡنَ ۝٧٥ قَالَ اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡهُ ؕ خَلَقۡتَنِیۡ مِنۡ نَّارٍ وَّخَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِیۡنٍ ۝٧٦ قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ رَجِیۡمٌ ۝٧٧ " ترجمه: "جب تیرے رب نے فرشتوں سے کها که بیشک میں تھوڑے سی مٹی سے ایک بشر بنانے والا هوں ،تو جب میں اسے پورا بناچکوں اور اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجده کرتے هوئےگرجاؤ ، پس تمام فرشتوں، سب کے سب نے سجده کیا، سوائے ابلیس کے ، اس نے تکبر کیا اور کافروں سے هوگیا، فرمایا اے ابلیس ! تجھے کس چیز نے روکا که تو اس کے لیے سجده کرے، جسے میں نے اپنے هاتھوں سے بنایا؟ کیا تو بڑا بن گیا، یاتھاهی اونچے لوگوں میں سے؟ ،اس نے کها میں اس سے بهترهوں ، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور تو نے اسے مٹی سے پیدا کیا، فرمایا پھر اس سے نکل جاؤ ، کیونکه بلاشبه تو مردود هے" ۔

چنانچه ایک قول کے مطابق : ابلیس کو مقرب فرشتوں میں سے نکال دیاگیا اوربعد میں اسے جنت سے بھی نکال دیاگیا، جیساکه علامه سعدی نے اپنی تفسیر میں لکھاهے: "فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا " خدا نے ابلیس سے کها: آسمان اور قیمتی جگه سے باهرنکلو، "فَاِنَّكَ رَجِیۡمٌ " کیونکه تو مردود اور خدا کی رحمت سے دور دھکیل دیاگیاهے، اور فرماتاهے: "وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّآ

(c) ketabton.com: The Digital Library

اِبۡلِيۡسَ ؕ۝ كَانَ مِنَ الۡجِنِّ" (سوره کهف : 50) "یعنی : یاد کرو جب هم نے فرشتوں سے کہا: "آدم کو سجده کرو" توسب نے سجده کیا مگر ابلیس وه جنات میں سے تھا"۔
اس آیت سے بھی سمجھا جاسکتاھے که ابلیس فرشتوں میں شامل تھا، لیکن پھر بھی قرآنی نصوص میں یه نهیں بتایاگیا که ابلیس فرشتوں کا استاد تھا؛ لهذا هم اس جھوٹے دعوے کو مسترد کرتے هیں، اور ان تمام مسلمانوں سے جو کتاب وسنت کے تابع هیں، کهتے هیں که وه بغیر دلیل والے عقائد سے دوری اختیار کریں اور ان سےبچیں۔

فرشتوں اور جنوں میں فرق

فرشتوں اور جنوں میں متعدد اور بهت سے فرق هیں، جن میں سے کچھ درج ذیل هیں:
1 - ١- جنات کو جلتی هوئی آگ سے اور فرشتوں کو نور سے پیدا کیاگیاھے۔
2 - فرشتے مطیع بندے، فرمانبردار ، خدا کے مقرب اور قابل احترام هیں، جیساکه خدا کا فرمان هے : "بَلۡ عِبَادٌ مُّكۡرَمُوۡنَ * لَا يَسۡبِقُوۡنَهٗ بِالۡقَوۡلِ وَهُمۡ بِاَمۡرِهٖ يَعۡمَلُوۡنَ " (الانبیاء : 26- 27) "بلکه وه بندے هیں جنهیں عزت دی گئی هے (26) وه بات کرنے میں اس سے پهل نهیں کرتے اور وه اس کے حکم پر عمل کرتے هیں"، اور فرماتاھے : "لَّا يَعۡصُوۡنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمۡ وَيَفۡعَلُوۡنَ مَا يُؤۡمَرُوۡنَ" (تحریم: 6) "وه خدا کی نا فرمانی نهیں کرتے جس کا وه انهیں حکم دے وه کرتے هیں جو حکم دیے جاتے هیں"
البته جنات میں سے بعض مؤمن هیں اور بعض کافر، جیساکه رب تعالی ان کے متعلق قرآن میں خبر دیتاھے: "وَّاَنَّا مِنَّا الۡمُسۡلِمُوۡنَ وَمِنَّا الۡقٰسِطُوۡنَ‌ؕ۝ فَمَنۡ اَسۡلَمَ فَاُولٰٓـئِكَ تَحَرَّوۡا رَشَدًا۝١٤ " (سوره جن: 14) "هم میں سے کچھ فرمانبردار هیں اور هم میں سے کچھ ظالم هیں"۔
ان میں سے بعض مطیع اور فرمانبردار هیں اور بعض گنهگاربھی، اس بارے میں خدا تعالی فرماتے هیں: "وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوۡنَ وَمِنَّا دُوۡنَ ذٰلِكَ‌ؕ۝ " (سوره جن:11) "هم میں سے کچھ صالح ہیں اور کچھ اس کے علاوه هیں " (یعنی:نافرمان اور بے دین) اور بھی بهت سی آیات اس بارے میں آئی هیں ۔

ان فرشتوں کے نام جو عرش الٰهی کو اٹھانے کے ذمه دار هیں

ایسے فرشتے هیں جو عرش کو اٹھائے هوئے هیں: "اَلَّذِيۡنَ يَحۡمِلُوۡنَ الۡعَرۡشَ وَمَنۡ حَوۡلَهٗ

(c) ketabton.com: The Digital Library

يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۝ " (سوره غافر: 7) "وه فرشتے جوعرش کو اٹھائے ہوئے هيں اور وه جو اس کے اردگرد هيں اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبيح کرتے هيں اور اس پر ايمان رکھتے هيں اور ان لوگوں کے ليے بخشش کی دعا کرتے هيں جو ايمان لائے هيں" .

اور فرماتا هے: "وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ۝ " (سوره حاقه: 17) "اور تيرے رب کا عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے هوئے هوں گے" ، کچھ علماء کہتے ہیں: جو عرش کے ارد گرد هيں وه مقرب فرشتے هيں، چونکه وه عرش کو اٹھائے هوئے هيں اس ليے وه افضل ترين فرشتوں ميں سے هيں(تفسير ابن کثير: 120/7) ليکن ان فرشتوں کے نام کتاب وسنت ميں ذکر نهيں هوئے هيں ، اور اکثر " عرش اٹھانے والے" فرشتوں کے نام سے مشهور هيں؛ لهذا هم بھی اس اصطلاح پر اکتفا کرتے هيں، فرشتے ان غيبی مخلوقات ميں سے هيں جنهيں الله تعالى نے پيداکيا هے، اور خدانے انهيں فرمانبردار اور مطيع بناياهے، اور ان ميں سے هر ايک کے الگ الگ فرائض هيں جن کو انجام دينے کے ليے خدا نے انهيں خاص طور پر بناياهے.

البته بعض فرشتوں کے نام کتاب وسنت ميں آئے هيں مثلاً

جبرئيل: وحی کا ذمه دار ، اسرافيل: صور پھونکنے کا ذمه دار، اور عرش اٹھانے والوں ميں سے ايک.

ميکائيل: بارش اور نباتات کے ذمه دار، مالک ، هاروت و ماروت، رضوان، منکرونکير، اور دوسرے جن کے نام نصوص ميں بيان هوئے هيں، اور اسی طرح نصوص ميں جن کی صفات بيان ہوتی ہیں: جيسے رقيب و عتيد (نگهبان اور ديکھ بھال کرنے والا) يا وه فرائض کے ذريعے سے پهچانے جاتے هيں: جيسے ملک الموت (موت کے فرشتے) وملک الجبال (پهاڑوں کے فرشتے) يا نصوص ميں عام طور پر جن کے فرائض کے بارے ميں ذکر کيا گياهے، جيسے: حملة العرش (عرش کو اٹھانے والے) اور الكرام الكاتبين(معززلکھنے والے) والموكلين بحفظ الخلق (مخلوق کی حفاظت کے ذمه دار) الموكلين بحفظ الأجنة والأرحام (رحم کے اندر نطفے کا ذمه دار) طوائف البيت المعمور (بيت المعمور کے طواف کے ذمه دار فرشتے) ملائكة السياحين (زمين ميں گھومنے والے فرشتے) اور دوسرے فرشتے جن کے بارے الله اور اس کے رسول نے خبردی هے، اور ان تمام فرشتوں پر هم ايمان لاتے ہيں جن کے نام اور ان کی صفات اور فرائض احاديث ميں ذکر کيے گيے هيں .

(c) ketabton.com: The Digital Library

کیا فرشتے مجسم هیں

رب کے اس بیان کی بنیاد پر، هم کهه سکتے هیں که هاں، فرشتے جسمانی مخلوق هیں: " جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ " (فرشتوں کو پیغمبروں کی طرف بهیجا گیاهے، وه فرشتے جو پروالے هیں)

هرانسان کے ساتھ دوفرشتے هیں

هرایک انسان پر دوفرشتے مقرر هیں، ایک دائیں جانب که اس کی حسنات اور نیکیاں لکهتاهے، اور دوسرا بائیں جانب جو اس کی برائیاں لکهتاهے، جیساکه رب تعالی فرماتاهے: "إذيتلقى المتلقيان عن اليمين وعن الشمال قعيد ما يلفظ من قول إلاّ لديه رقيب عتيد" (سوره ق: 17 - 18) "جب (اس کا هر قول وفعل) دولینے والے لیتے هیں، جو دائیں طرف اور بائیں طرف بیٹھے هیں (17) وه کوئی بهی بات نهیں بولتا مگر اس کے پاس ایک تیار نگران هوتاهے، جو لفظ ان کے منه سے نکلتاهے خیراور شرمیں سے اسے لکھ لیتے هیں اور نگران ومحافظ هیں اس کی هرحالت کے" یه فرشتے چاهے سفرهو یا حضر انسان کے ساتھ هوتے هیں، اور هرحالت میں، نمازمیں، سجدے میں اس کے ساتھ هیں اس کو اکیلانهیں چهوڑتے، مگر بعض خاص حالات میں ، جیسے: رفع حاجت کے وقت، وه اس کی باتیں اور اعمال لکهتے هیں۔

صحیح حدیث میں هے که فرشتے انسان کے اراده اور نیت، اور حوکچھ اس کے دل میں هے اور دل میں کهتاهے، اور جو نیت اور اراده کرتاهے که وه ایسا کرے گا فرشتے اسے لکهتے هیں، اس لیے انسان اگر اچھی نیت کرلے تو اسے ثواب ملتاهے، اور بُری نیت پر سزا پاتاهے، کیونکه نیت دل کا عمل هے، فرشتے سن بلوغت سے انسان کے ساتھ مقررهوتے هیں یهاں تک که انسان اس دنیاسے چلاجائے یه فرشتے دنیا میں اس کی نیت، اعمال اور باتیں جو یه کہتاهے یا کرتاهے لکھ لیتے هیں۔

صدق الله العظیم وصدق رسوله النبی الکریم

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library